نوٹ ۲۲۹۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۱۸ شعبان ۱۳۹۸ھ ٭ ۲۵ وفا ۱۳۵۷ ہش ٭ ۲۵ جولائی ۱۹۷۸ء	نمبر ۱۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ کی صحت اور مصروفیات کے متعلق لندن سے آمدہ تازہ اطلاع

حضور یورپ کے احمدیہ مشنوں کے تین ہفتوں کے دورہ پر ناروے تشریف لے جا رہے ہیں

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۲۴ جولائی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام لندن سے مرسلہ اپنے کیبل گرام مورخہ ۲۳ جولائی میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری مطلع فرماتے ہیں:۔

"لندن ۲۳ جولائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ حضور پاکستان کے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فرماتے ہیں۔

۲۱ جولائی بروز جمعہ حضور نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ ۲۲ جولائی بروز ہفتہ حضور نے کئی گھنٹے تک ڈاک ملاحظہ فرمانے اور دیگر دفتری امور سرانجام دینے کے علاوہ احباب جماعت اور احمدی خاندانوں کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف عطا فرمایا۔

گزشتہ چار روز سے روزانہ مجلسِ عرفان کا انعقاد عمل میں آتا رہا ہے جس میں حضور احبابِ جماعت کو بعض مقامی مسائل کے علاوہ بہت پُر معارف ارشادات سے نوازتے رہے ہیں۔

۲۴ جولائی کو حضور یورپ کے احمدیہ مشنوں کے تین ہفتوں کے دورہ کے سلسلہ میں ناروے تشریف لے جا رہے ہیں احباب بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

(مرزا انس احمد)"

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور کے اس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ربوہ کا موسم

ربوہ میں کئی دنوں سے مطلع ابر آلود ہے اور قریباً روزانہ ہی کم و بیش بارش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے گرمی کی شدت میں کمی واقع ہو گئی ہے۔

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلام، جواھر الکلام

اللہ تعالیٰ کی یاد یقیناً سب کاموں سے بڑا کام ہے

کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرو تا کہ حقیقی لذّت اور ذوق حاصل ہو

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت: ۴۵)

ترجمہ:۔ اللہ (تعالیٰ) کی یاد یقیناً (اور سب کاموں سے) بڑی ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ؟ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (مسلم)

ترجمہ:۔ کیا میں تجھے نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کونسا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام "سبحان اللہ وبحمدہٖ" ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جب تک ذکرِ الٰہی کثرت سے نہ ہو وہ لذّت اور ذوق جو اس ذکر میں رکھا گیا ہے حاصل نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ۳۳ مرتبہ فرمایا ہے وہ آنی اور شخصی بات ہو گی کہ کوئی شخص ذکر نہ کرتا ہو گا تو آپؐ نے فرمایا ۳۳ مرتبہ کر لیا کرو۔۔۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے آشنا ہو تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ آپؐ نے کبھی ایسی باتوں کا التزام نہیں کیا۔ آپؐ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنا تھے۔ انسان کو تعجب آتا ہے کہ کس مقام اور درجہ پر آپؐ پہنچے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آپؐ میرے گھر میں تھے رات کو جب میری آنکھ کھلی تو میں نے آپؐ کو اپنے بستر پر نہ پایا مجھے خیال گذرا کہ کسی دوسری بیوی کے گھر ہوں گے چنانچہ میں نے سب گھروں میں دیکھا مگر آپؐ کو نہ پایا۔ پھر میں باہر نکلی تو قبرستان میں دیکھا کہ آپؐ سفید چادر کی طرح زمین پر پڑے ہیں اور سجدہ میں گرے ہوئے۔۔۔ جب انسان میں اللہ تعالیٰ کی محبت جوش زن ہوتی ہے تو اس کا دل سمندر کی طرح موجیں مارتا ہے وہ ذکرِ الٰہی کرنے میں بے انتہا جوش اپنے اندر پاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸ تا صفحہ ۲۰)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
۱۸ شعبان ۱۳۹۸ھ
۲۵ وفا ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اُترنے والا نُور

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت ہے کہ وہ نشانات ظاہر کرکے اپنی ہستی کا آپ ثبوت دیتا ہے۔ ایک تو وہ نشان ہیں جو ابتدائے آفرینش سے آفاق میں پھیلے ہوئے ہیں یہ آفاقی نشان ہر آن انسانوں کے مشاہدہ میں آکر اُن کی توجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف پھیرنے اور اُس کی ہستی اور اُس کی غیر محدود قدرتوں پر ایمان لانے کا موجب ثابت ہوتے ہیں۔ ان مجرّد المعقول عمومی نشانات کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ آفاق اور انسانوں کے اپنے نفوس میں مخصوص نوعیت کے نشانات بکثرت ظاہر کرکے ہدایت کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ نشانات قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والوں کے نفوس میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور مخالفینِ حق کے نفوس میں بھی۔

مخالفینِ حق کے نفوس میں جو نشانات ظاہر کئے جاتے ہیں وہ ان کی ناکامی پر دال ہوتے ہیں۔ اس طرح ان پر اُن کی گمراہی اور غلط روی کو آشکار کرکے انہیں راہِ حق اختیار کرنے کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والوں کے نفوس میں جو نشان ظاہر ہوتے ہیں وہ اُن کی موعودہ کامیابیوں کو آشکار کرکے لوگوں کو راہِ حق کی طرف لانے کا موجب بنتے ہیں۔ انہی تازہ بتازہ نشانات کے ذریعہ مومن شکوک و شبہات کی ظلمت سے نکل کر ایمان و یقین میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور تعلق باللہ میں ان کا قدم آگے ہی آگے بڑھ رہا ہوتا ہے۔

جہاں تک مخالفینِ حق کے نفوس میں ظاہر ہونے والے نشانوں کا تعلق ہے (مثال کے طور پر) اللہ تعالیٰ اُن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ۝ (حٰم السجدہ آیات ۵۴، ۵۵)

ترجمہ:۔ ہم ان لوگوں کو تمام اطراف عالم میں بھی ضرور اپنے نشان دکھائیں گے اور خود ان کی جانوں میں بھی۔ یہاں تک کہ یہ امر ان کے لئے بالکل ظاہر ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) بالکل حق ہے۔ کیا تیرے رب کا ہر چیز پر نگران ہونا ان کے لئے کافی نہیں؟ خبردار! یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کے بارہ میں شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کان کھول کر سنو! اللہ ہر چیز پر حاوی اور اس کے تباہ کرنے پر قادر ہے۔

اس کے بالمقابل حقیقی مومنوں کی پوری زندگیاں بلکہ ان کی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اُن کے حق میں اپنی تائید و نصرت کے اس کثرت سے نشان ظاہر کرتا ہے کہ ان کے اپنے وجود اللہ تعالیٰ کے نشانوں کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ کیوں نہ انہیں قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور کیوں نہ ان کی خاطر قدم قدم پر نشان ظاہر فرمائے جبکہ اس نے ان کو اپنی تائید و نصرت سے نوازنا اور ان کے لئے نشان پر نشان ظاہر کرنا اپنے اوپر فرض قرار دے رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:۔

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝ (المومن آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ ہم اپنے رسولوں کی اور اُن پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اُس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ مومنوں کی تو زندگیاں ایک نشان کے بعد دوسرا نشان دیکھنے میں ہی گزر رہی ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے مہیب خطرات پیدا ہوتے ہیں حتیٰ کہ یوں معلوم ہونے لگتا ہے کہ ان کی ہستی ہی کالعدم ہو جائے گی لیکن خدا تعالیٰ ہر بار ایسے خطرات میں سے انہیں بحفاظت نکال کر اور مزید ترقیات عطا کرکے ایک نشان کے بعد دوسرا نشان دکھاتا چلا جاتا ہے۔ وہ کیوں نہ ان کی خاطر پے در پے نشان دکھلائے جب کہ اُس نے یہ اعلان کر رکھا ہے:۔

حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (یونس آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ ہمارے ذمہ (خود اپنا قائم کیا ہوا) ایک حق ہے کہ ہم مومنوں کو ضرور بچا لیا کرتے ہیں۔

اور سب سے بڑا نشان جو حقیقی مومنوں کے نفوس میں مسلسل ظاہر ہو رہا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ کے خدائی وعدہ کے بموجب آسمان سے فرشتے نازل ہو ہو کر انہیں یہ بشارت دے رہے ہوتے ہیں کہ:۔

أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ (حٰم السجدہ آیات ۳۱، ۳۲)

ترجمہ:۔ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔

الغرض خدا تعالیٰ اس طرح خود انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لا رہا ہوتا ہے اور یہی ایمان کے وہ عظیم الشان ثمرات ہوتے ہیں جن سے وہ بہرہ ور ہو رہے ہوتے ہیں جبکہ مخالفینِ حق ان سے یکسر محروم ہوتے ہیں۔ چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمان اور اس کے عظیم الشان ثمرات سے از سرِ نو مالا مال کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اسلام کے اس امتیاز کو اُجاگر کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"حقیقی نور کیا ہے؟ وہ تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اُترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے۔ اس نور کی ہر ایک نجات کے خواہشمند کو ضرورت ہے کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں۔ جو شخص اس دنیا میں خدا کے دیکھنے سے بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا۔ خدا کا قول ہے مَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ۔

اور خدا نے اپنی کتاب میں بہت جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشان سے منور کروں گا یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہوں میں ہیچ ہو جائیں گی۔ یہی باتیں ہیں جو میں نے براہِ راست خدا کے مکالمات سے بھی سنیں۔ پس میری روح بول اُٹھی کہ خدا تک پہنچنے کی یہی راہ ہے اور گناہ پر غالب آنے کا یہی طریق ہے۔ حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں۔ فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اُس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اُس خدا کی آواز سنی اور اُس کے پُر زور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔ ہم نے اس نورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلمانی پردے اُٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسے باہر آ جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے۔"

(کتاب البریہ صـ ۶۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں جھوٹ کی کوئی گنجائش نہیں

مکرم نذیر احمد صاحب خادم گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر۔ لاکھا روڈ، ضلع نوابشاہ۔ (سندھ)

سچائی و راست بازی ایمان کا جزو ہے یہ ایمان کی پہچان اور روحانی زندگی کی جان ہے۔ نور صداقت کی روشنی جھوٹ اور باطل کے اندھیروں کو دور اور مصلحت آمیز حق پوشی کی ظلمتوں کو کافور کر دیتی ہے بندہ مومن کا جہان زندگی آفتاب صداقت کی ظلمت شکن شعاعوں سے منور ہو جاتا اور اس کے قلب و روح صدق و راستی کے نور سے جگمگا اٹھتے ہیں

الغرض سچائی ہر مخلص مومن و مسلمان کو اپنی جان سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ سچائی ایمان اور ایمان سچائی ہے اس لئے وقت آنے پر وہ اپنی جان کا نذرانہ تو پیش کر دیتا ہے، مگر حق و صداقت کی عظمت پر آنچ نہیں آنے دیتا۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم نے اسے سکھایا ہی یہ ہے کہ جان جاتی ہے تو جائے، صدق اور ایمان کی دولت لازوال پر کوئی آنچ نہ آنے پائے ——— ہمارے ہادیٔ اعظم رسول کریم، نبیٔ عظیم، سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوت و رسالت سے پہلے بھی "صادق و امین" مشہور تھے اور خلعت رسالت سے سرفراز ہونے کے بعد بھی ہر قسم کی اذیتوں دھمکیوں۔ قتل کی سازشوں، گوناگوں لالچوں اور مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑنے کے باوجود صادق و راستباز اور سچوں کے سردار و سرتاج بنے رہے۔ اور سچائی و راست بازی کی عظمت کو آپ نے وجود باجود سے چار چاند لگا دیئے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن میں آپ کا نام بھی "حق" رکھ دیا۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ظلم و ستم کی چکیوں میں پستے رہے مگر اپنی عملی زندگی کی کسی بھی "ضرورت" کے تحت انہوں نے سچائی کو خیرباد نہیں کہا اور جھوٹ کو "واجب" نہیں جانا۔ ان جان نثاروں نے سر کٹوا دیئے مگر "کذب صریح" تو کیا ایک ذرہ بھر بھی حق پوشی اور کتمان صداقت سے کام نہ لیا ماریں کھاتے اور جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے بھی "اَحَد اَحَد" کی پاک صدائیں ان کی زبان حق بیان سے جاری رہیں۔ جب وہ حق کی خاطر جان دے رہے ہوتے اور اپنی جان کو اپنے ایمان کی حفاظت کی خاطر قربان کر رہے ہوتے تو ان کا نعرۂ مستانہ یہ ہوتا کہ:۔

"فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ"

رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

اور بلاشبہ جان دے کر ایمان کی دولت کو بچا لینا ہی حقیقی کامیابی ہے ———

اہل حق کی زندگیوں میں عشق و وفا کے ایسے ہزاروں امتحان آتے ہیں جب عقل عیار یہ سبق پڑھاتی ہے کہ عملی زندگی کے اس نازک موڑ پر جان کو بچا لو اور حق پوشی و دروغ گوئی کا مکروہ داغ اپنے دل پر لگا لو۔ مگر عاشق وفادار اور صدق و صفا کا شہسوار بے خطر بے سوچے سمجھے آتش نمرود میں کود پڑتا ہے اور عقل کا مکار رفیق اور مصلحت بینی کا ہبل حیران و ششدر ہو کر لب بام کھڑا رہ جاتا ہے۔

ان حقائق کی تیز روشنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ، قرآن کریم کے باطل شکن ارشادات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عملی زندگیوں کے واقعات اور ان پاکبازوں کی حق و صداقت کی پاک تاثرات کو ملاحظہ فرمایئے اور پھر چودھویں صدی کے علماء کے مندرجہ ذیل فتاویٰ پڑھیئے۔

دیوبند کے عالم مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ان کے عقیدت مندوں نے بایں الفاظ نقل کیا ہے کہ:۔

"احیاء حق کے واسطے کذب درست ہے مگر تا امکان تعریض سے کام لیوے۔ اگر ناچار ہو تو کذب صریح بولے"

(فتاویٰ رشیدیہ صـ ۶۲)

عصر حاضر کے مفسر قرآن، مولوی سید ابوالاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں کہ:۔

"راست بازی و صداقت شعاری اسلام کے اہم ترین اصولوں میں سے ہے اور جھوٹ اس کی نگاہ میں ایک بدترین برائی ہے لیکن عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب تک کا فتویٰ دیا گیا ہے۔"

(ترجمان القرآن۔ مئی ۱۹۵۸ء صـ ۱۱۸)

آیئے! اب قرآن و حدیث کی کسوٹی پر ان فتاویٰ کو پرکھیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے کہ جھوٹوں کی صحبت سے بچو۔

"وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ"

(التوبہ ع ۱۵)

اور صادقوں (کی جماعت) کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

پھر سورۂ احزاب کے آخری رکوع میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا"

اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو سیدھی ہو (یعنی سچی ہو)

پھر سورۂ احزاب کے تیسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے صادقوں کو ان کے صدق کا بدلہ دینے کا وعدہ دیا ہے۔

پھر اسی سورۃ کے پانچویں رکوع کی پہلی آیت میں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دس ایسی صفات بیان فرمائی ہیں جن کو اختیار کرنے والوں کو مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ دیا گیا ہے اور ان دس صفات میں سے ایک صداقت شعاری اور راست بازی ہے۔ (وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ۔ کامل راست گو مرد اور کامل راست گو عورتیں)

مذکورہ بالا آیات کو پڑھیئے اور ان کے سیاق و سباق پر غور کر کے دیکھئے کہ سچائی کی کس قدر برکات اور انعامات اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔ اس کے برعکس جھوٹ کی ہلاکت خیزیوں کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سخت ترین الفاظ میں اس کی مذمت فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے مرتکب کو اپنی لعنت کا مورد قرار دیا ہے۔

پھر سورۃ الزمر رکوع ۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ"

اور قیامت کے دن تو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا کہ ان کے منہ کالے ہوں گے

پھر سورۃ مومن رکوع ۴ میں ارشاد ربانی ہوتا ہے

"إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ"

یقیناً اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

اسی طرح سورۃ البقرہ کے دوسرے رکوع میں آیا ہے کہ:۔

"وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ"

اور ان کے لئے ایک دردناک عذاب ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ"

(الزمر ع ۱)

اللہ یقیناً جھوٹے اور ناشکرگزار کو ہدایت نہیں دیتا

جھوٹ سے اجتناب کو اللہ تعالیٰ کے بندوں کی ایک خاص علامت قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ کبھی جھوٹ کو زبان پر نہیں لاتے چنانچہ فرمایا کہ:۔

"وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ"

(الفرقان ع ۶)

اور وہ لوگ بھی (اللہ کے بندے ہیں) جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے۔

سورۃ الحج میں جھوٹ سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ" (ع ۴)

پس چاہیئے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو اور (اسی طرح) اپنی عبادات اور قربانیاں خالص اللہ کے لئے مخصوص کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھوٹ بولنے سے بچو (اور) تم خدا کا شریک کسی کو نہ بناؤ۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ایک جگہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہو سکتا۔ نابکار دنیادار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک بیہودہ گوئی ہے اگر سچ سے گزارہ نہیں ہو سکتا تو پھر جھوٹ سے بھی ہرگز گزارہ نہیں ہو سکتا۔ افسوس کہ یہ بدبخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گزارہ نہیں ہو سکتا وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست کو ہی سمجھتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے یقیناً سمجھو کہ ہم ایک قوم کی ایک سانس بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں لے سکتے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۶)

مذکورہ بالا آیات قرآنی اور ارشادات ربانی میں سچائی کے اختیار کرنے پر جس قدر زور دیا گیا ہے۔ صداقت شعاری کی جو بے انداز برکات بیان کی گئی ہیں اور جھوٹ کی جو حد درجہ مذمت کی گئی ہے یہاں تک کہ جھوٹ بولنے والے کو لعنت خداوندی کا مورد قرار دیا گیا ہے اس کے ہوتے ہوئے کسی عالم دین اور مفسر قرآن کا یہ کہہ دینا کہ عملی زندگی کی بعض ضرورتوں میں جھوٹ واجب ہو جاتا ہے کس قدر ظلم عظیم اور شنیع ہے قرآنی اور فرمان ربانی کی کس درجہ تضحیک ہے کہ

"برایں عقل و دانش بباید گریست"

قرآن کریم کے بعد سنت (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی روش اور اعمال و افعال) قرآن حکیم کی بہترین تفسیر ہے۔ کیا کوئی بڑے سے بڑا علامہ زماں اور مفسر قرآن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی سے کوئی واقعہ بھی ایسا پیش کر سکتا ہے جس سے سچائی کی خوشبو کی بجائے نعوذ باللہ جھوٹ کی نجاست کی بدبو آتی ہو۔ ایک سچے مسلمان پر تو یہ تصور کر کے بھی لرزہ طاری ہو جاتا ہے کہ سید الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر ترین ذات اقدس کی طرف ایسی بات منسوب کی جائے اس نور مجسم سراپا صدق وجہ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے بھی چودھویں صدی کے علماء کرام اس من گھڑت فلسفہ کی کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ پر نظر ڈالیے کہ سچائی کی اہمیت و افادیت پر کتنا زور دیا گیا ہے اور جھوٹ سے بیزاری و نفرت کی کتنی تلقین کی گئی ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَ الْکِذْبُ یُھْلِکُ"

کہ سچائی نجات دیتی اور جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مجھے حفظ ہے کہ:۔

"دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یَرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَۃٌ وَالْکِذْبَ رِیْبَۃٌ"

(ترمذی ابواب القیامۃ)

شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو۔ شک سے پاک یقین کو اختیار کرو کیونکہ سچائی موجب اطمینان و تسکین ہے اور جھوٹ وجہ اضطراب و پریشانی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی تین علامات میں سے ایک یہ بیان فرمائی ہے کہ:۔

"اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ"

جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے

سچائی کی برکات اور جھوٹ کے نقصانات کے بارہ میں مندرجہ ذیل احادیث بڑی واضح ہیں:۔

"عن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال العبد یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا"

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کو مضبوطی سے اختیار کرو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے انسان سچ بولتا ہے اور سچائی کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے حضور "صدیق" لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے بچو کہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں "کذاب" (بہت جھوٹا) لکھا جاتا ہے۔

اس حدیث میں جھوٹ کا نتیجہ برائیوں میں ملوث ہو جانا اور بالآخر دوزخ میں پھینکا جانا بتایا گیا ہے اور سچائی کے نتیجہ میں نیکیوں کی توفیق کا حصول اور انجام کار جنت میں دخول کی سعادت ملتی ہے۔

اس مضمون میں آخری حدیث جو خاکسار پیش کرنا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اَلا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ و عقوق الوالدین و کان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور و شھادۃ الزور فما زال یکررھا حتی قلنا لیتہ سکت"

صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ:۔ کیا میں تم کو کبیرہ (بڑے بڑے) گناہ نہ بتاؤں؟ یہ بات حضورؐ نے تین بار پوچھی۔ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا کہ (۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا۔ حضورؐ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار! اور جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ اس آخری بات کو حضورؐ بار بار دہراتے چلے گئے اور اس قدر تکرار فرمایا کہ ہم نے کہا کاش حضورؐ خاموشی اختیار فرما لیں۔

اندازہ کیجئے! بانیٔ اسلامؐ جھوٹ کو کبیرہ گناہ قرار دیتے ہیں اور اپنی امت کو اس سے بچنے کی سخت تاکید فرماتے ہیں اور جھوٹ کے خلاف آپ کو اتنی شدید نفرت ہے کہ ٹیک چھوڑ کر سیدھے بیٹھ جاتے ہیں اور بڑے درد و کرب اور دکھ بھرے انداز میں بار بار بیان فرماتے ہیں کہ جھوٹ سے بچنا کہ یہ بھی کبیرہ گناہ ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہے اس بات کا کہ جھوٹ کتنا ہلاکت خیز اور تباہ کن فعل ہے ایک مسلمان اور مذہبی انسان کی روح تو اس سے بغاوت کرتی ہی ہے ایک دہریہ انسان کی فطرت بھی اسے رد کرتی ہے اور ہمارے محبوب آقا محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ صافی اور مطہر روح اور پاک قلب کو جھوٹ سے کتنی شدید نفرت تھی اور آپ کے دل میں کتنا شدید درد تھا اس بات کا کہ کہیں میری امت کا کوئی فرد اپنی عملی زندگی کی کسی ضرورت کی آڑ لے کر جھوٹ کی نجاست پر منہ نہ مار بیٹھے۔ اس درد و کرب کا اندازہ مذکورہ بالا احادیث سے بخوبی ہو سکتا ہے اور ایک اور ایک دو کی طرح یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ کذب خفیف ہو یا کذب صریح، اور عملی زندگی کی خواہ کیسی بھی صورت اور ضرورت ہو کسی بھی حال میں اسلام میں جھوٹ کی کوئی گنجائش نہیں۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ!

درخواست دعا

خاکسار کی آنکھوں میں پرانے ککروں کی تکلیف ہے۔ بائیں آنکھ کے ککرے چھیل دیئے گئے تھے اس سے بھی افاقہ نہیں ہوا۔ آنکھ میں بھی زخم کی تکلیف ہے علاج جاری ہے۔ احباب سے اس عاجز کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (محمد صدیق امرتسری)

(سابق مبلغ مغربی افریقہ و فیجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکئی کی کاشت

(مکرم ملک غلام احمد صاحب عطار ایم۔ایس سی وکیل الزراعت تحریک جدید)

ہمارے ملک میں مکئی زیادہ تر کھانے کے کام آتی ہے۔ اس فصل کی کاشت سے زمیندار و کاشتکار احباب کو ذاتی منفعت کے علاوہ ملک میں غذائی قلت کو دور کرنے کی خدمت بھی حاصل ہوگی۔

فصل کی اہمیت

مکئی کے دانوں میں دوسری اجناس کی نسبت غذائیت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ درج ذیل گوشوارہ سے ظاہر ہے:-

اجزاء	گندم	چاول	مکئی
نشاستہ	69.9 فیصد	67.9 فیصد	71.0 فیصد
روغنی اجزاء	1.9 "	1.8 "	4.3 "
لحمیات	13.2 "	7.9 "	9.8 "
ناقابل ہضم ریشہ	2.6 "	9.0 "	1.9 "
معدنی اجزاء	1.9 "	5.2 "	1.5 "
حیاتین الف	—	—	19.95 "

اس گوشوارے سے پتہ چلتا ہے کہ مکئی میں نہ صرف نشاستہ دیگر اجناس سے زیادہ ہوتا ہے بلکہ روغنی اجزاء بھی زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے اسے قوت بخش خوراک تسلیم کیا جاتا ہے۔ زرد رنگ کی مکئی میں حیاتین الف کافی مقدار میں پایا جاتا ہے جو جانوروں کی خوراک ہے۔ پاکستان میں انسانی خوراک کے علاوہ جانوروں کے لئے سبز چارہ مہیا کرنے کے لئے بھی اسے وسیع پیمانے پر کاشت کیا جاتا ہے۔ صنعتی لحاظ سے اس فصل سے کئی قسم کی چیزیں تیار کی جاتی ہیں جن میں نشاستہ، گلوکوز، کارن فلیکس، تیل، صابن اور ڈیکسٹروز شامل ہیں۔

ان تمام فوائد کی وجہ سے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ مکئی کے زیر کاشت رقبہ کو جس قدر ممکن ہو سکے بڑھایا جائے اور اس کی کامیاب کاشت کے لئے حسب ذیل طریق پر عمل کیا جائے۔

۱۔ **زمین کی موزونیت۔** مکئی کی فصل کے لئے بھاری میرا زمین جس میں پودے کی خوراک کے اجزاء کافی مقدار میں موجود ہوں اور سیم اور تھور سے بھی متاثر نہ ہو موزوں ہوتی ہے۔ ریتلی زمین میں مکئی کی پیداوار اچھی نہیں رہتی۔

بعض فصلوں مثلاً توریا، کپاس کے وڈھ میں بھی یہ فصل اچھی پیداوار دیتی ہے بشرطیکہ زمین کی تیاری اچھی طرح کی جائے اور گوبر کی کھاد وافر مقدار میں (۲۰-۲۵ گڈے) ڈال دی جائے۔

۲۔ **تیاری زمین۔** جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر مکئی کو کسی فصل کے وڈھ میں کاشت کرنا مطلوب ہو تو زمین کی ٹریکٹر یا بیلوں کی مدد سے ایک دفعہ مٹی پلٹنے والے ہل سے قلبہ رانی کر دی جائے۔ پھر عام ہل یا کلٹیویٹر سے تین چار بار (کچھ وقفہ کے ساتھ) کھول دیا جائے۔ اس عرصہ میں اگر ممکن ہو سکے تو ہر ہل کے بعد ورنہ دو ہل کے بعد ایک بار سہاگہ دے دیا جائے تاکہ زمین باریک ہو جائے۔

۳۔ **کھاد۔** اگر گوبر کی کھاد میسر ہو تو ۱۵-۲۰ گڈے خوب گلی سڑی ہوئی زمین میں ملا دی جائے۔ اس کھاد کی اتنی مقدار ڈالنے پر مصنوعی کھاد کی مزید ضرورت بہت کم رہ جاتی ہے۔ لیکن اگر یہ کھاد اس قدر مقدار میں دستیاب نہ ہو تو پھر مصنوعی کھادوں کے حسب ذیل چارٹ کے مطابق عمل کیا جائے۔

زرعی سائنسدانوں کی تحقیق کے بعد اس فصل کی اعلیٰ پیداوار حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل مقدار میں نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش کی کھادیں ڈالنی چاہئیں۔

i۔ نائٹروجن والی کھاد (اس میں یوریا، ایمونیم سلفیٹ اور ایمونیم نائٹریٹ شامل ہیں) ۱۵۰ پاؤنڈ سے ۲۰۰ پاؤنڈ فی ایکڑ ڈالنی چاہیئے۔

ii۔ فاسفورس والی کھاد (اس میں سپر فاسفیٹ (S.S.P)، ٹرپل فاسفیٹ (T.S.P) نائٹروفاس یا ڈی۔اے۔پی شامل ہیں) ۷۵ پاؤنڈ ڈالنی چاہیئے۔

iii۔ پوٹاش والی کھاد (اس میں پوٹاشیم سلفیٹ اور میوریٹ آف پوٹاش شامل ہیں) ۱۵۰ پاؤنڈ سے ۲۰۰ پاؤنڈ ڈالنی چاہیئے۔

لیکن مندرجہ بالا مقداروں کو زمیندار احباب فصل کی حالت دیکھ کر اس میں مناسب تبدیلی کر سکتے ہیں۔

عام طور پر نائٹروجن کی کمی کے باعث فصل کے پتے چھوٹے اور ان کی رنگت زردی مائل رہتی ہے۔

فاسفورس کی کمی سے جڑیں پوری طرح نشوونما نہیں پاتیں اور پودے کا قد بھی چھوٹا رہ جاتا ہے۔ اس کی کمی سے پتوں کا رنگ بھی بعض اوقات ارغوانی رہ جاتا ہے۔ پوٹاش کی کمی سے بھٹے کی نچلی طرف کا کافی حصہ دانوں سے خالی رہ جاتا ہے اور دانے وزن میں ہلکے رہ جاتے ہیں اور پیداوار کم نکلتی ہے۔

کھادوں کا طریقہ استعمال

کھاد ڈالنے کا وقت	غذائی عناصر کی مقدار	قسم کھاد
بوائی کے وقت	۷۵ پاؤنڈ فاسفورس ۵۰-۷۵ پاؤنڈ نائٹروجن ۱۵۰-۲۰۰ پاؤنڈ پوٹاش	۱½ بوری D.A.P یا ۱½ بوری ٹی۔ایس۔پی + ایک سے ۱½ بوری یوریا یا تین بوری امونیم سلفیٹ + تین بوری سے چار بوری سلفیٹ آف پوٹاش۔
دوسرے پانی پر	۵۰-۷۵ پاؤنڈ نائٹروجن	ایک سے ۱½ بوری یوریا یا تین بوری امونیم سلفیٹ۔ کھاد پودوں کی قطاروں کے درمیان ڈالی جائے لیکن کھاد ڈالتے وقت یہ پتوں پر نہ گرے۔
چوتھے پانی پر	۵۰ پاؤنڈ نائٹروجن	ایک بوری یوریا یا ۲ بوری امونیم سلفیٹ

کاشت کا وقت۔ نہری علاقوں میں یا جہاں پانی کا مناسب انتظام ہو وہاں مکئی کی کاشت کا وقت جولائی کے آخری ہفتہ سے لے کر اگست کے پہلے ہفتہ تک موزوں رہتا ہے۔ اگر اس عرصہ میں مکئی کی کاشت مکمل نہ ہو سکے تو باقی رقبہ میں جلد پکنے والی قسم اگیتی ۷۲ کو ۲۵ اگست تک کاشت کیا جائے۔ یہ قسم گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور راولپنڈی کے اضلاع میں بہت کامیاب ہے۔

طریقہ کاشت و شرح بیج۔ راونی کئے گئے کھیت کو ۳-۴ بار ہل اور اتنے ہی سہاگے دے کر اچھی طرح باریک کر لیا جائے۔ پھر ڈرل یا سنگل رو ڈرل کے ساتھ ۲۷ انچ کے فاصلہ پر بیج کو سیاڑوں میں کاشت کرنا چاہیئے۔ کاشت کے وقت بیج کا فاصلہ ۵-۶ انچ ہونا چاہیئے اور بیج دو۔اڑھائی انچ گہرا بونا چاہیئے۔

جب پودے ایک بالشت اونچے ہو جائیں تو ان کا درمیانی فاصلہ ۹ انچ کر دینا چاہیئے اور یہ چھدرائی جس قدر جلد ممکن ہو سکے کر دینی چاہیئے کیونکہ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ دیر سے چھدرائی کی صورت میں پودا کمزور رہتا ہے، تنا لمبا اور باریک اور بھٹے چھوٹے ہونے کی وجہ سے دانوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔

تجربہ سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ یہ چھدرائی اُس وقت موزوں رہتی ہے جبکہ پودے پر صرف تین پتے نکلے ہوں۔ جوں جوں پتوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور چھدرائی میں دیر کی جاتی ہے پیداوار کم ہوتی جاتی ہے لہذا اس طرف بروقت توجہ دینا چاہیئے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم میر عبدالعزیز صاحب کے چھوٹے بیٹے کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

۲۔ مکرم محمد سلیم احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ کراچی میں بیمار ہیں۔

۳۔ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔

احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ [illegible])

۴۔ میرا نواسہ عزیزم مسرور ۱½ ماہ سے ہیضے کی وجہ سے بیمار ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک عبدالعظیم خان ٹھیکیدار نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۶۸ء بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی

اختتامی تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے انعامات تقسیم فرمائے اور اجتماعی دعا کرائی

کلاس میں شامل ہونے والے طلباء وطالبات کی مجموعی تعداد ۱۳۵۵ رہی

الحمد للہ کہ حسبِ سابق امسال بھی فضل عمر درس القرآن کلاس نہایت کامیابی کے ساتھ ۲۴ جولائی ۱۹۶۸ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ یہ کلاس جس کا اجراء حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں فرمایا تھا اور اب ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی نگرانی اور ہدایات کے ماتحت منعقد ہوتی ہے امسال ۱۰ جولائی کو شروع ہوئی تھی۔ اختتامی تقریب ۲۴ جولائی کو منعقد ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے:۔

۲۴ جولائی کو مسجد مبارک میں صبح سات بجکر پچیس منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی صدارت میں اختتامی تقریب شروع ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم نصیر احمد صاحب شاد متعلم وقفِ جدید نے کی۔ تلاوت کے بعد منور احمد صاحب شمس آف شیخوپورہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قرآن پاک کی شان میں ایک نظم کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب قائم مقام ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے ارشاد پر مکرم مولوی نور الحق صاحب انور نے کلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں آپ نے دیگر کوائف کے علاوہ کلاس کے معیار اوّل، دوم اور سوم کے لحاظ سے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے نام بھی پڑھ کر سنائے۔ آپ نے بتایا کہ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کی تفصیل حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مد ظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دی گئی ہے تا کہ وہ ان میں انعامات تقسیم فرمائیں۔ طلباء میں اس وقت محترم امیر صاحب مقامی انعامات تقسیم فرمائیں گے اور تفصیلی نتیجہ بعد میں روزنامہ الفضل میں شائع ہوگا۔

کلاس کی رپورٹ پڑھی جانے کے بعد اس تقریب کے مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے تینوں معیاروں کے لحاظ سے اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو انعامات مرحمت فرمائے۔ تقسیم انعامات کی کارروائی کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب کامیابی کیساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

کلاس کے اہم کوائف:۔

امسال کلاس کا نصاب یہ تھا (۱) قرآن مجید (سورۃ یونس و سورۃ ہود کا ترجمہ)۔ (۲) حدیث (ساٹھ منتخب احادیثِ نبویؐ مع ترجمہ "جوستّین" کے نام سے نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے امسال کی کلاس کے لئے شائع کیں)۔ (۳) کلام (کتاب "مسیح ہندوستان میں" مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)۔ (۴) "تاریخِ احمدیت" از اپریل ۱۹۱۶ء تا مارچ ۱۹۱۸ء (۵) عربی زبان کے بارہ اسباق (۶) گیارہ منتخب عناوین پر علماءِ سلسلہ کی تقاریر۔

مقررہ نصاب پڑھانے کے علاوہ روزانہ نماز تہجد کی ادائیگی کا بھی اہتمام کیا جاتا رہا۔ بعد نماز فجر قرآن مجید کا درس ہوتا تھا جس کے بعد طلباء اجتماعی ورزش کرتے۔ بعد نماز عصر مجلس مذاکرہ منعقد ہوتی رہی۔ ۲۳ جولائی کو طلباء و طالبات کے علیحدہ علیحدہ امتحانات منعقد ہوئے۔ طالبات کا امتحان حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مد ظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی نگرانی میں منعقد ہوا جبکہ طلباء کے امتحان کے منتظم مکرم سیّد احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی و مکرم مولوی نور الحق صاحب انور تھے۔ کلاس کے جملہ انتظامات کے ناظمِ اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و قائم مقام ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) اور نائب منتظم اعلیٰ مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب قائم مقام ناظر اصلاح و ارشاد تھے۔ ان کے ماتحت ۱۵ مختلف شعبے قائم تھے جن کے منتظمین نے اپنے اپنے شعبوں کے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دئیے۔ کھانے کا خصوصی انتظام مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت کی زیرِ نگرانی کیا گیا۔ ۲۳ جولائی کی شب کو دارالضیافت میں کلاس کے اساتذہ، منتظمین و مقررین کے اعزاز میں ایک دعوتِ طعام دی گئی جس کے اختتام پر محترم صوفی غلام محمد صاحب (ناظر بیت المال خرچ) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجتماعی دعا کرائی۔

کلاس میں شامل ہونیوالے طلباء وطالبات کی تعداد

امسال کلاس میں شامل ہونے والے طلباء وطالبات کی مجموعی تعداد ۱۳۵۵ رہی جن میں ۵۲۵ طلباء تھے اور ۸۳۰ طالبات تھیں۔ ۳۹۱ طلباء نے اور ۶۴۶ طالبات نے امتحان دیا جن کی تفصیل یہ ہے:

طلباء۔ معیار اوّل کے امتحان میں ۲۱ طلباء شامل ہوئے ۱۶ کامیاب رہے۔ معیار دوم کے امتحان میں ۱۱۳ طلباء شامل ہوئے ۱۰۱ کامیاب رہے۔ معیار سوم کے امتحان میں ۲۵۷ طلباء شامل ہوئے ۲۰۰ کامیاب رہے۔

طالبات۔ معیار اوّل کے امتحان میں ۴۹ طالبات شامل ہوئیں ۴۷ کامیاب رہیں۔ معیار دوم کے امتحان میں ۳۶۲ طالبات شامل ہوئیں ۳۴۷ کامیاب رہیں۔ معیار سوم کے امتحان میں ۲۴۶ طالبات شامل ہوئیں ۲۳۴ کامیاب رہیں۔

واضح رہے کہ قرآن کریم کے امتحان کے ۶۰ نمبر تھے جبکہ باقی مضامین کے ۴۰ نمبر تھے اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے قرآن کریم میں کم از کم چالیس فیصد نمبر حاصل کرنے ضروری تھے۔

امتیازی پوزیشن حاصل کرنیوالے طلباء وطالبات کی فہرست

معیار اوّل:۔

اوّل۔ فہیم احمد — رول نمبر ۳۵ — ۹۰½/۱۰۰ — ربوہ

دوم۔ مولوی بشیر احمد قادیانی — رول نمبر ۱۲۷ — ۸۸/۱۰۰ — ربوہ

سوم۔ منیر احمد مبشر — ۵۴ — ۸۵/۱۰۰ — "

معیار دوم:۔

اوّل۔ مقصود الحق — رول نمبر ۳۴۱ — ۹۴/۱۰۰ — ربوہ

دوم۔ محمد احمد اشرف — ۵۰۸ — ۸۹/۱۰۰ — "

سوم۔ مبشر احمد محمود — ۳۴۴ — ۸۸/۱۰۰ — "

معیار سوم:۔

اوّل۔ مہدی علی — رول نمبر ۲۲ — ۹۵/۱۰۰ — "

دوم۔ ضیاء اللہ — ۵۱۲ — ۹۴/۱۰۰ — "

سوم۔ مبشر احمد غیور — ۱۹۴ — ۸۸/۱۰۰ — نارنگ منڈی شیخوپورہ

طالبات

معیار اوّل:۔

اوّل۔ نصیرہ صادقہ — رول نمبر ۱۵۷ — ۸۹/۱۰۰ — گوجرانوالہ

دوم۔ جلیل بشریٰ — ۵۹۴ — ۸۹/۱۰۰ — ربوہ

سوم۔ امۃ المتین ناصرہ — ۴۵۱ — ۸۶/۱۰۰ — "

معیار دوم:۔

اوّل۔ امۃ المتین — ۵۳۱ — ۹۷/۱۰۰ — "

دوم۔ زکیہ حمید — ۵۲۷ — ۹۶/۱۰۰ — "

سوم۔ ناصرہ تسنیم — ۲۱۰ — ۹۵/۱۰۰ — احمد نگر

معیار سوم:۔

اوّل۔ شوکت قدیر — ۱۷۷ — ۹۲/۱۰۰ — فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ لاہور

دوم۔ شاہین کوثر — ۷۷۲ — ۹۰/۱۰۰ — خوشاب سرگودھا

سوم۔ وحیدہ مرزا — ۶۸۴ — ۸۷/۱۰۰ — ربوہ

طلباء کا سپیشل انعام (کاپی)

رول نمبر ۱۱۴ — منور احمد — ربوہ

طالبات کا سپیشل انعام (کاپی)

رول نمبر ۵۲۷ — زکیہ حمید — ربوہ

بواسیر کیور

PILES CURE

ہی نہیں بلکہ دمہ، ذیابیطس اور موٹاپے وغیرہ سمیت ۶۵ بیشتر پرانی اور ضدی امراض کی کیورز (CURES) ۱۵/- فی مکمل کورس (چار کیپسولز) کے حساب سے ملک بھر میں دستیاب ہیں۔ کیورز (CURES) کی مکمل فہرست مفت طلب کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
(ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار۔ ربوہ فون ۶۰۶ م ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴